سلسلہ خطبات جمعہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب
ضبط وترتیب مولانا حافظ سلمان الحق حقانی

شانِ سیدنا ابوبکر صدیقؓ

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ (الفتح:۲۸)

حضور اقدس ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ آپ ﷺ کی صحبت یافتہ ہیں وہ کافروں کے مقابلہ میں تیز ہیں اور آپس میں مہربان ہیں (اے مخاطب) تو ان کو دیکھے گا کبھی رکوع کر رہے ہیں اور کبھی سجدہ میں پڑے ہوئے ہیں اور اللہ کے فضل اور رضا مندی کی جستجو میں لگے ہیں ان کے (اس عبادت) کے آثار بوجہ تاثیر سجدہ ان کے چہروں پر نمایاں ہیں۔

وعن جابر عن النبی ﷺ قال لاتمسّ النار مسلماً رأنی اورأی من رأنی(رواہ الترمذی) حضرت جابرؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کر رہے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا اس مسلمان کو دوزخ کی آگ نہ چھوئے گی جس نے مجھ کو دیکھا ہو (یعنی صحابی) یا اس شخص کو دیکھا ہو جس نے مجھ کو دیکھا (یعنی تابعی)

امت محمدیہ کی رفعت ومقام:

معزز حضرات! اللہ تعالیٰ نے اس امت کو بہترین امت قرار دیا اور لاتعداد ولاتحصی انعامات و اکرامات سے نوازا اور ان تمام صفات و کمالات کی اصل وجہ اور سبب محمد ﷺ کی ذات اقدس ہے کیونکہ آپ ﷺ کو جو مقام و مرتبہ، عظمت و رفعت، درجہ وفضیلت حاصل ہے وہ نہ پہلے کسی کو ملی اور نہ ہی تا قیامت ممکن ہے اسی وجہ سے رسول ﷺ کے صحابہؓ افضل ترین صحابہ ہیں حضور اقدسؐ پر نازل ہونے والی کتاب سب سے افضل ترین کتاب، آنحضرت ﷺ کا شہر سب شہروں سے اعلیٰ وارفع، حتیٰ کہ ختم الرسل ﷺ کے جسدِ اطہر کے ساتھ جو مٹی لگی ہوئی ہے وہ مٹی جنت سے بھی افضل ترین ہے۔

یارانِ نبیؐ مظفر ومنصور:

آپ خود سوچیں جو آنکھیں آپ ﷺ کو دیکھتی ہوں جو ہاتھ سرور کائنات ﷺ سے مصافحہ کی شرف سے

مشرف ہوں جو کان آپ ﷺ کی مبارک اور روحانی باتوں کو سننے سے مالا مال ہوں جو ناک حضور ﷺ کی انوار و برکات سے معمور اور منور بہترین خوشبو سونگھتے ہوں، جو قدم اور پاؤں آپ ﷺ کے نقش قدم پر چلتے ہونگے وہ کتنے قابل رشک، افضل اور مبارک ہونگے یہ سعادت صحابہ کرامؓ کو نصیب ہوئی اور انبیاء کرام کے بعد مرتبہ پایا۔

یاد رہے صحابی اس شخص کو کہتے ہیں جس نے آنحضرت ﷺ کو حالت ایمان میں دیکھا ہو اور حالت ایمان میں ہی وفات پائی ہو رسول ﷺ کے تمام صحابہ معیار حق، اور معیار ایمان تھے تمام امت کے اولیاء و علماء اور صالحین اگر جمع ہو جائیں تو وہ ایک صحابی کے درجہ تک نہیں پہنچ سکتے جس طرح تمام انبیاءؑ معصوم عن الخطا ہیں اسی طرح تمام صحابہ کرامؓ محفوظ عن الخطا ہیں بہر حال تمام صحابہ کرام آسمان نبوت کے درخشندہ ستارے ہیں مگر ان میں خلفائے راشدینؓ کو تمام صحابہ کرامؓ پر فضیلت حاصل ہے پھر خلفائے راشدین میں سب سے بڑا مقام و مرتبہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کو نصیب ہوا آج انشاء اللہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کی عظمت کے بارہ چند معروضات پیش کرنے کی کوشش کروں گا۔

یارِ غار یارِ مزار:

معزز حاضرین! حضرت ابو بکر صدیقؓ کا اپنا نام عبداللہ بن ابی قحافہ تھا مردوں میں سب سے پہلے ایمان کے نور سے منور ہونے والے ہیں اور اسلام کے ابتدائی دور کی تمام مشکلات برداشت کیں حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ جب حضور اقدس ﷺ کے صحابہ کی تعداد ۳۸ ہوگئی تو حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اس بات کا اصرار کیا کہ اب اسلام کی دعوت کھلم کھلا دینا چاہیے حضور ﷺ نے فرمایا ابھی مسلمانوں کی تعداد کم ہے لیکن حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اصرار فرمایا تو آپ ﷺ نے اجازت دے دی ابو بکر صدیقؓ نے مسجد حرام میں کھڑے ہو کر بیان فرمایا اسلام میں سب سے پہلے بیان کرنے والے بھی ابو بکر صدیقؓ ہیں، ان کے بیان کو سن کر کفار مکہ حضرت ابو بکرؓ پر ٹوٹ پڑے اور اتنا مارا کہ چہرہ اور ناک کی پہچان کرنا مشکل تھی اسی موقع پر بنو تمیم قبیلہ کے لوگ دوڑتے ہوئے آئے اور ان کو کپڑے میں لپیٹ کر گھر لے آئے سارا دن بے ہوش پڑے رہے جب شام کو ہوش آیا تو پہلی بات یہی کہی کہ رسول ﷺ کا کیا حال ہے؟ میرے دوستو حقیقی عشق اسی کو کہتے ہیں کہ اپنے اذیت ناک تکلیف کو بھول کر اسوقت بھی اپنے محبوب ﷺ کی حالت کے بارہ میں بے چین رہے جب ان کو معلوم ہوا کہ آنحضرت ﷺ ٹھیک ٹھاک ہیں تو فرمایا کہ اس وقت تک کچھ بھی نہیں کھاؤں گا جب تک حضور ﷺ کا دیدار نہ کرلوں پھر رات کے اندھیرے میں اپنی ماں کے سہارے حضور ﷺ کی خدمت میں

حاضری دی تب جا کر ان کو اطمینان حاصل ہوا اس کے علاوہ ابتدائے اسلام میں کافی تکالیف برداشت کیں جو آپ وقتاً فوقتاً سنتے رہتے ہیں۔

لقبِ صدیق کی وجہ:

حضور اکرم ﷺ کے ساتھ والہانہ عقیدت، محبت اور عشق تھا جسکی مثال ملنا ناممکن ہے حضرت ابو بکر صدیقؓ نے آپ ﷺ کی ہر بات کی تصدیق کی جسکی وجہ سے عرش بریں سے صدیق کا لقب پایا۔

واقعہ معراج آپ کو معلوم ہے جب اس سفر سے واپس تشریف لائے کفار کو اس سفر کے بارہ میں تفصیلات بتائیں تو وہ اس کا مذاق اڑانے لگے ان کو یقین نہیں آسکا کہ انسان کیلئے آسمانوں کا سفر کیسے ممکن ہے نعوذ باللہ وہ بد بخت اس سفر کو جھوٹی کہانی سمجھ کر اس سے انکار کرنے لگے اس دوران چند آدمی حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس پہنچے اس واقعہ کو بطور مذاق انہیں سنایا ان کو توقع یہ تھی کہ ان دونوں کے درمیان اس طریقے سے جدائی اور علیحدگی ہو جائیگی ان کا خیال یہ تھا کہ یہ خبر سنتے ہی حضرت ابو بکرؓ حضور ﷺ کی تکذیب کر دیں گے لیکن حضرت ابو بکرؓ نے یہ بات سنی تو فرمایا کہ اگر یہ بات حضور ﷺ نے فرمائی تو یقیناً درست ہوگی ابوبکر صدیقؓ ان کفار کو چھوڑ کر فوراً آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پہنچے آپ ﷺ کے ارد گرد لوگ بیٹھے ہوئے تھے حضور اقدس ﷺ ان کو بیت المقدس کا واقعہ بیان فرما رہے تھے آنحضرت ﷺ جو بات ارشاد فرماتے صدیق اکبر فوراً اسکی تصدیق کرتے اور فرماتے سچ فرمایا پس اس روز سے آپ کا نام صدیقؓ رکھ دیا۔

ہجرتِ سرکار اور خدا کی شانِ حفاظت:

محترم حاضرین بہرحال صدیق اکبرؓ نے سید الرسل ﷺ کے ساتھ ہر مقام پر شانہ بشانہ تعاون فرمایا اور اسی وجہ سے دنیا میں ہی جنت کی بشارت سے مشرف ہوئے حضور اکرم ﷺ کے سفر و حضر کے ساتھی رہے ہجرت کے موقع پر صدیق اکبر ساتھی بنے حتیٰ کہ اس دنیا میں بھی رفیق کی حیثیت رہی اور آخری ٹھکانہ قبر میں بھی قربت کا شرف حاصل ہوا آنحضرت ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جب مدینہ منورہ ہجرت کا حکم ہوا تو حضور ﷺ نے رات ہی میں حضرت ابو بکرؓ کو ساتھ لیکر مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی اور تین دن غار ثور میں ٹھہرے ان تین دنوں میں خوراک کا انتظام کرنے والی بچی بھی حضرت ابو بکر صدیقؓ کی لخت جگر تھی جب رات کو غار میں داخل ہونے کا ارادہ فرمایا تو حضور ﷺ کو عرض کیا آپ باہر رہیں پہلے میں داخل ہو کر غار کی صفائی کروں یہاں بھی حضرت ابو بکرؓ کی حضور ﷺ سے محبت کا جذبہ غالب رہا کہ کہیں غار میں کوئی موذی شے کی موجودگی حضور ﷺ کی تکلیف کا باعث نہ بن سکے تمام غار کو صاف کرنے کے بعد غار میں موجود سوراخوں کو

اپنے ہی کپڑوں سے پھاڑ کر بند کر دیئے جب ایک سوراخ باقی رہ گیا اور کپڑا ختم ہو چکا۔

لعاب مصطفیٰ سے شفاء:

جب حضورؐ تشریف لائے اور حضرت ابوبکرؓ کی گود میں حضورؐ آرام فرمانے لگے تو صدیق اکبرؓ نے اس سوراخ پر اپنا پاؤں رکھ کر بند کر دیا خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ ایک زہریلے سانپ نے اسی سوراخ سے حضرت ابوبکرؓ کو ڈس لیا ڈسنے سے صدیق اکبرؓ کی تکلیف بڑھتی رہی مگر اس خوف سے پاؤں اور بدن کو حرکت دینا مناسب نہ سمجھا کہ رحمت للعالمین ﷺ بیدار ہو کر ان کے آرام میں خلل نہ آئے شدت درد کی وجہ سے آنکھوں سے آنسو ٹپک کر آنحضرت ﷺ (جو حضرت ابوبکر کی گود میں استراحت فرمارہے تھے) کی پیشانی مبارک پر گرے جسکی وجہ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بیدار ہوئے وجہ پوچھی صدیق اکبرؓ نے وجہ بیان کی حضور ﷺ نے اپنا لعاب دھن پاؤں پر لگایا جسکی برکت سے سانپ کا زہریلہ اثر، ابوبکرؓ کی بے چینی اور تکلیف فوراً ختم ہوئی یہ محبت اور عقیدت جس طرح ابوبکر صدیقؓ کی حضور ﷺ سے تھی یہی تعلق اور محبت آنحضرت ﷺ کا حضرت ابوبکرؓ سے تھا حضرت عمرو بن العاصؓ کے روایت میں ہے کہ سب سے زیادہ محبت آپ ﷺ کی ابوبکرؓ سے تھی۔

آقاؐ کے محبوب:

وعن عمرو بن العاص ان النبی ﷺ بعثه علی جیش ذات السلاسل قال فأتیته فقلت ای الناس احب الیك قال عائشه من الرجال قال ابو ها قلت ثم من قال عمر فعد رجالا فسكت مخافة ان یجعلنی فی اخرهم (بخاری ومسلم)

حضرت عمر بن العاصؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ان کو ایک لشکر کا امیر بنا کر ذات السلاسل بھیجا وہ بیان کرتے ہیں کہ لشکر کی روانگی یا واپسی کے بعد جب میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے پوچھا کہ آپ کو سب سے زیادہ کس سے محبت ہے آپ نے فرمایا عائشہؓ سے میں نے عرض کیا میرا سوال مردوں کے بارہ میں تھا کہ مردوں میں سب سے زیادہ کون زیادہ محبوب ہے آپ نے فرمایا عائشہ کے باپ یعنی ابوبکرؓ میں نے پوچھا ان کے بعد کون زیادہ محبوب ہے تو فرمایا حضرت عمرؓ اسکے بعد آپ نے کئی لوگوں کا ذکر فرمایا پھر اس خوف سے خاموش ہو گیا کہ کہیں میرا نام سب سے آخر میں نہ آئے

رفاقت کے پیکر:

بہر حال! حیات نبوی ﷺ کا کوئی جہاد، کوئی واقعہ، کوئی کام ایسا نہیں جس میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کو شراکت اور رفاقت کا شرف عظیم حاصل نہ ہوا ہو حضرت ابوبکر صدیق وہ واحد شخصیت ہیں جو نہ تو زمانہ جاہلیت میں آپ ﷺ سے جدا ہوئے اور نہ ہی زمانہ اسلام میں اسی طرح حضرت ابوبکر صدیقؓ کو یہ خصوصیت بھی حاصل ہے کہ ان کے والدین بھی صحابی تھے ان کی اولاد بھی صحابی اور اولاد کی اولاد بھی صحابی تھے حضرت

ابو بکر صدیقؓ ہر لحاظ سے اپنی مثال آپ تھے دنیا میں جو خصوصیات افضلیت کی ہیں وہ تمام حضرت ابو بکر صدیق کو حاصل تھی اور اسی طرح آخرت کی تمام انعامات و اکرامات بھی حضرت ابو بکر صدیقؓ کو ہی حاصل ہیں جیسا کہ قیامت کے دن جب تمام انسانیت کو اللہ تعالیٰ قبروں سے اُٹھائے گا۔

قبر سے پہلے اٹھنے والی شخصیت:

تو سب سے پہلے حضرت محمد ﷺ قبر سے اُٹھائے جائیں گے اور پھر حضرت ابو بکر صدیقؓ اُٹھائے جائیں گے جیسا کہ ترمذی شریف کی روایت ہے کہ

عن ابن عمرؓ قال قال رسول الله ﷺ انا اول من تنشق عنه الارض ثم ابوبکر ثم عمر ثم آتی اهل البقیع فیحشرون معی ثم انتظر اهل مکه حتی احشر بین الحرمین (رواه الترمذی)

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ان لوگوں میں سب سے پہلے میں ہوں گا جو زمین سے برآمد ہوں گے (یعنی قیامت کے دن جب تمام خلقت اپنی اپنی قبروں سے اُٹھ کر میدان حشر میں آئے گی تو سب سے پہلے میری قبر شق ہوگی اور اپنی قبر سے اُٹھنے والا سب سے پہلا شخص میں ہوں گا میرے بعد حضرت ابو بکر صدیق اور انکے بعد عمرؓ اپنی اپنی قبروں سے اُٹھیں گے پھر میں بقیع قبرستان کے مدفونوں کے پاس آؤں گا اور ان کو انکی قبروں سے اُٹھا کر میرے ساتھ جمع کیا جائیگا اور پھر میں اہل مکہ کا انتظار کرونگا یہاں تک کہ مجھے حرمین یعنی اہل مکہ اور اہل مدینہ کے درمیان میدان حشر میں پہنچایا جائیگا۔

تقاضائے محبت، اتباع سنت:

معزز سامعین! صدیق اکبرؓ نے یہ مقام و مرتبہ اس وجہ سے ہی پایا کہ وہ ہر موڑ پر نبی کریم ﷺ کی تابعداری، ان کے ساتھ عشق و محبت اور ان کی بہترین طریقے سے عظمت صدیقؓ کے دل میں تھی تمام زندگی قرآن وسنت کے ڈھانچے میں گزاری ان کی پوری کی پوری زندگی اس حدیث مبارک کی آئینہ دار تھی کہ ایک بار رسول ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو مخاطب کر کے سوال کیا تم میں کون شخص ہے جس کا روزہ ہو؟ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا میرا روزہ ہے پھر فرمایا کہ آج کس نے کسی مسلمان کے نماز جنازہ میں شرکت کی؟ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا میں نے پھر دریافت کیا کہ آج کس نے کسی محتاج و مسکین آدمی کو کھانا کھلایا؟ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا میں نے، اسی طرح بیمار کی عیادت کے بارے میں پوچھا کہ کس نے کسی بیمار کی عیادت کی تو تمام جماعت میں صرف حضرت ابو بکر صدیقؓ تھے جس نے یہ تمام اعمال کئے تھے یہ سن کر نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہ اوصاف جس میں جمع ہو جائیں وہ جنتی ہیں انہی تابناک خصائل کی بدولت رب العزت نے " الصحابة کلهم عدول " کہ صحابہ کرامؓ تمام کے تمام عادل ہیں کے مقام پر فائز فرمایا۔

صحابہ کرامؓ کی مساعی مقبول:

محترم سامعین میرے ایک انتہائی قریبی دوست حضرت مولانا سید یوسف شاہ صاحب ہارون علاقہ چھچھ اپنے مواعظ میں شان صحابہؓ بیان کرتے ہوئے لکھا ہے جسکا خلاصہ یہ کہ صحابہ کرامؓ کا تمام کام اکمل اور قابل ستائش تھا صحابہ کرامؓ کی جماعت بھی کامل تھی اور خلافت بھی کامل تھی ایک طرف مخلوق کی اصلاح کے لئے دنیا بھر کا سفر کر رہے ہیں دوسری طرف راتوں کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ راز و نیاز میں مصروف ہیں گویا دن کو گھوڑوں کی پیٹھ پر اور رات کو مصلوں کی پیٹھ پر اپنے سر جھکاتے ہیں یہی صحابہ کرامؓ دنیا سے کفر اور الحاد، فسق و فجور کی آگ بجھانے کیلئے فائر بریگیڈ بن کر نکلے جب کہیں بھی آگ لگ جاتی تو یہ فائر بریگیڈ کا کامل اور افضل ترین عملہ آگ بجھانے نکلتا اپنا فرض اولین سمجھتے ہوئے فسق و فجور اور کفر کی آگ کو بجھا دیتے۔

صحابہ صبر وثبات کے کوہ جبل:

معزز حاضرین اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل ایمان والے صحابہ جن کی تعریف غیر مسلم بھی کرتے تھے "الفضل ماشهدت به الا عداد" تاریخ کی کتابوں میں ہے کہ جب فارس میں صحابہ کرامؓ جہاد کیلئے تشریف لائے تو ان کی تعدد صرف ۳۵۰۰۰ ہزار تھی اور مد مقابل دشمنان اسلام کی تعداد تین لاکھ تھی صحابہ کرامؓ کے ہاتھوں میں نہ تو بہترین اور اس دور کے قابل استعمال اسلحہ تھا اور نہ ہی سب مسلح تھے جبکہ مد مقابل کفار کے پاس جنگ کے تمام ہتھیا رتھے لیکن اس کے باوجود بھی صحابہ کرامؓ جب ان پر شیروں کی طرح ٹوٹ پڑے اور اہل فارس میدان جنگ سے لومڑیوں اور بلیوں کی طرح بھاگ رہے تھے فارس کے چیف آف آرمی سٹاف رستم پہلوان تھا جس کی بہادری اور شجاعت کے چرچے تمام دنیا میں پھیلے ہوئے تھے بڑا پریشان ہوا اور تمام فوجی افسروں کو جمع کیا اور اپنی پستی کے اسباب وجوہات معلوم کرنے کا حکم دیا تو انہوں نے رستم کو ایک مختصر مگر جامع ترین جواب دیا کہ "وهم بالليل رهبان وبالنهار فرسان" کہ ان کا دن گھوڑوں کی پشت پر اور ان کی رات مصلیٰ کی پشت پر گزرتی ہے رات کے عابد اور دن کے شہسوار۔

سیرت صحابہ، بحرِ بے کنار۔

سامعین کرام! میں نے آپ کے سامنے صحابہ کرامؓ اور حضرت ابو بکرؓ کے مقام و مرتبہ فضیلت اور درجات کی ایک ادنی سی جھلک بیان کردی ورنہ ان کے ذکر و بیان کیلئے کئی ماہ و سال بھی کم ہیں اب نماز و خطبے کا وقت ہو گیا انشاء اللہ اگر زندگی باقی رہی صحابہؓ کی عظمت اور دوسرے خلیفہ و امیر المومنین حضرت عمر فاروقؓ کی سیرت پر بات کرنے کی کوشش کروں گا رب کائنات ہم سب کو تمام صحابہ کرام کی عظمت واحترام اور اس کی سیرت پر عمل درآمد کرنے کی توفیق عطا فرمائے دے آمین۔